ادبیات

غزل

از جناب فضا ابن فیض صاحب

شیوۂ جہل کو بہتر جانا — ہم نے اب علم کا محور جانا
وقت کے شعلوں سے ہنستے گذرے — ہم کو دنیا میں پیمبر جانا
یہ بھی تنہائی کی اک منزل ہے — ہم نے اس شہر میں رہکر جانا
یہ تعارف بھی بہت ہے اُس نے — راستے کا مجھے پتھر جانا
تجھ کو اے زہرِ تغافل نظری — دِل نے تریاق سے بڑھکر جانا
موج سے دور بھی ڈوبے کچھ لوگ — کس نے ساحل کو فروتر جانا
آج اے کیفیتِ خشک لبی — میرا ساغر بھی ذرا بھر جانا
یوں بہار آئی کہ ہم نے یارو! — پھول کو زخم کا پیکر جانا
کاش انسان نے سیکھا ہوتا — عقل کی سطح سے اوپر جانا
مجھ کو ٹھکرا کے گذرنے والو! — تم نے ہیرے کو بھی پتھر جانا
سب کو آتا نہیں صاحب نظرو! — حرف سادہ کو غزل کر جانا
یہ بھی چُبھ جاتے ہیں کانٹوں کی طرح — بھیڑ سے پھولوں کی بچ کر جانا

ہر سخن جس کی ہے انمول فضا
سب نے اس شخص کو کمتر جانا